تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں اندرون جرمنی کا پہلا دورہ

سید منیر احمد بخاری (امیر مجلس احرار اسلام جرمنی)

جب سے راقم کو تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس احرار اسلام جرمنی کی ذمہ داری سونپی گئی۔ میں بعض شہروں کا سفر اس لیے نہ کر سکا کہ میرے محسن شیخ راحیل احمد رحمتہ اللہ علیہ مسلسل علیل چلے آرہے تھے۔ اصل میں شیخ صاحب مرحوم کے توسط سے ہی اہل حق کے قریب ہوا اور پھر جناب عبداللطیف خالد چیمہ سے تعلق خاطر بڑھتا گیا۔ جن کے ذریعے حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری اور جناب سید محمد کفیل بخاری سے رابطے ہوئے۔ مولانا زاہد الراشدی سے گوجرانوالہ میں ملاقات اور ان کی اکیڈمی میں کچھ کہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ختم نبوت اکیڈمی لندن کے ڈائریکٹر جناب عبدالرحمٰن باوا اور اُن کے فرزند جناب سہیل باوا ہمیں ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔

12,11 / جولائی 2007ء کو جرمنی کے شہر ''آخن'' میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ میں 11 / جولائی کو آخن پہنچا تو ریلوے اسٹیشن پر محترم مفتی محمد مبشر نے میرا خیر مقدم کیا۔ 11 / جولائی کو بعد نماز مغرب 6 بجے شام ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ راقم نے افتتاحی گفتگو میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر بات کی اور یہ بھی بتایا کہ قادیانی طریق واردات سے کس طرح بچا جاسکتا ہے اور قادیانی دجل کا توڑ کیا ہے۔ یاد رہے کہ دین اسلام قبول کرنے سے پہلے میں جب قادیانی جماعت میں تھا تو تقریباً بیس سال تک آخن میں قادیانی جماعت کے مختلف عہدوں پر کام کرتا رہا۔ اس لیے متعدد قادیانیوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ آئیں، ہماری بات سنیں اور سوالات اٹھائیں، لیکن کسی قادیانی کو آنے کی ہمت نہ ہوئی۔

بعدازاں 12 / جولائی اتوار کو جرمنی کے شہر Eschweilel میں دوستوں سے ملاقات کا نظم تھا۔ ان دوستوں کی قادیانیوں سے بحث ہوتی رہتی ہے۔ قادیانی، قادیانیت کے نام پر ان کو اصل اسلام ''احمدیت'' بتاتے ہیں۔ میں نے اُس روز ایک بجے دوپہر سے لے کر 5 بجے شام تک مرزا غلام قادیانی اور اس کے بیٹوں اور خلفاء کی اصل کتابوں کے حوالے دے کر حقیقت سے آگاہ کیا۔ ماحول پر نہایت مثبت اثرات مرتب ہوئے اور منکرین ختم نبوت کے پراپیگنڈے کا ردّ ہوا۔ پھر میں 8 اور 9 / اگست 2009ء کو جرمنی کے شہر نیورن برگ کے سفر پر نکلا۔ یہاں ایک سکھ مذہب کے پیروکار نے اسلام قبول کیا۔ جن کا نام اب ''عبدالرحمٰن'' ہے۔ ان کو ملنے کی خواہش تھی اور کچھ اُن کی پریشانیاں تھیں جن کے لیے یہ سفر کیا۔ میں نے اُن سے کہہ کر ''تحفظ ختم نبوت'' کا پروگرام رکھوایا۔ محترم عبدالرحمٰن صاحب نے جب اسلام قبول کیا تو اُن کا ایک ''ڈسکو'' تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر کرم فرمایا اور ڈسکو فروخت کر کے مسجد بنائی۔ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں یہ پروگرام محترم عبدالرحمٰن صاحب اور امام مسجد محترم عرفان خان صاحب (امام مسجد بلال نیون برگ) نے بنایا۔ پروگرام کے آغاز میں ہی ایک دوست کہنے لگے کہ ''مجلس احرار اسلام'' ابھی ہے؟ تو میں نے جواب دیا بھائی میں آپ کے سامنے مجلس احرار اسلام کا نمائندہ اور ادنیٰ رضا کار ہی تو کھڑا ہوں! ان صاحب نے میرے بیان سے پہلے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں اور عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق بیان بھی کیا۔ اور شاہ جی مرحوم کی ختم نبوت کے سلسلہ میں قربانیوں کا ذکر کیا۔ وہ دوست حالات کی مجھ سے تفصیل سن کر بہت خوش ہوئے۔

میں نے اس نشست میں تفصیل کے ساتھ مرزا غلام قادیانی اور قادیانی عقائد کا پردہ چاک کیا۔ بعدازاں سوالات کے جوابات دیئے۔ پروگرام رات بارہ بجے تک انتہائی کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ دوستوں کی خواہش اور میری کوشش ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس قسم کے پروگرام پورے جرمنی میں جاری رکھے جائیں۔